مدینہ، مدینہ

قیمت: ۶۰ روپے

فرمانِ رسولِ اکرم ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُعضَدَ شَجَرُهَا أَوْ يُخْبَطَ شَوكُهَا أَوْ يُؤْخَذَ طَيْرُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے درخت کاٹنے یا لکڑی سے ان کے کانٹے چھانٹنے یا اس کے پرندوں کے شکار سے منع فرمایا۔

جو فردوسِ تصور ہیں

جو فردوسِ تصور ہیں وہ منظر یاد آتے ہیں
مدینے کے گلی کوچے برابر یاد آتے ہیں

جو لگتا ہے، کوئی کنکر بدن پر دین کی خاطر
تو دل کو وادیٔ طائف کے پتھر یاد آتے ہیں

فضاؤں میں اگر کوئی پرندہ رقص کرتا ہے
تو آنکھوں کو مدینے کے کبوتر یاد آتے ہیں

مراتب پائے ہیں کیا کیا تِری نسبت سے تاروں نے
ابوبکر وعمر ، عثمان و حیدر یاد آتے ہیں

اخوت اور ایثار و محبت جن کا شیوہ تھا
وہ عالی ظرف اصحابِ پیمبر یاد آتے ہیں

زمانے کی گراں خوابی کا عالَم دیکھ کر ازہر
نبی کے دیں کی بیداری کے پیکر یاد آتے ہیں

(ازہر دُرّانی)

اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے ''مدینہ مدینہ'' میں فرمایا:

''تم ضرور قسطنطنیہ فتح کرو گے (مسلمانوں کا جو) امیر اسے فتح کرے گا وہ کیا ہی اچھا امیر ہوگا اور وہ (فاتح) لشکر کیا ہی خوب لشکر ہوگا۔'' (مسند احمد)

آقا ﷺ کی یہ آواز مبارک ''مدینہ مدینہ'' میں اس وقت گونجی جب ظاہری طور پر قسطنطنیہ کے فتح کا دور دور تک کوئی امکان نہیں تھا..... مگر جن کو شرح صدر نصیب ہو جائے تو وہ ضرور یقین کرتے ہیں اور دل میں بٹھا لیتے ہیں..... بس اُسی دن سے حضرات صحابۂ کرام کی نظریں..... اس عظیم الشان شہر پر..... اسلامی پرچم لہرانے کے لئے بیتاب ہوگئیں، آپ قسطنطنیہ کی تاریخ پڑھیں، یہ شہر دنیا بھر کے شہروں میں بہت بلند مقام

رکھتا تھا..... کسی جغرافیہ دان نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر ساری دنیا ایک ملک بن جائے تو اس کے دارالحکومت کا مستحق..... قسطنطنیہ شہر ہی ہوگا..... یہ بات تو خیر درست نہیں..... مکہ مکرمہ روئے زمین کا مرکز ہے اور مدینہ مدینہ روئے زمین کا دِل ہے.....

اگر اس بات کی تفصیل میں جاؤں تو اصل موضوع رہ جائے گا..... مسلمانوں کے دل میں اپنے آقا محمد مدنی ﷺ کے فرمان کا کتنا مقام ہے؟..... اندازہ ان حملوں سے لگائیں جو مسلمانوں نے حضرت سیدنا امیر

معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ میمون سے لیکر.....عثمانی سلطان مرُادؒ کے زمانے تک قسطنطنیہ پر کئے.....۴۴ھ میں حضرت سیدنا امیر معاویہؓ کا حملہ.....۹۸ھ سلمان بن عبدالملک کا حملہ.....۱۹۰ھ ہارون الرشید کی یلغار، پانچویں صدی ہجری میں الپ ارسلان کے طوفانی حملے.....اور پھر آٹھویں صدی ہجری میں سلطان بایزید یلدرم کے حملے.....اور پھر نویں صدی ہجری میں عثمانی سلطان مرُاد دوم کا محاصرہ.....بہت عجیب داستان.....حضرت آقا مدنی ﷺ کے نامعلوم کتنے پروانوں نے قسطنطنیہ کی فصیلوں کے نیچے آخری سانس لیا.....اور معلوم نہیں کتنوں کی قبریں ان فصیلوں کے باہر.....حضرت سیدنا ابوایوب انصاریؓ کے پڑوس میں بنیں.....مگر قسطنطنیہ فتح نہ ہوا.....اتنی کوششوں اور بظاہر ناکامیوں کے باوجود.....مسلمانوں کے دل کی روشنی اور جذبہ کم نہ ہوا.....

مسلمان مائیں اپنی لوریوں میں یہ حدیث مبارک اپنے بچوں کے سینے میں منتقل کرتی رہیں.....اور قسطنطنیہ کے آس پاس اُڑتے شہداءِ کرام کی خوشبو.....مسلمانوں کو اس شہر کی طرف بلاتی رہی.....اور پھر بالآخر تقریباً ساڑھے ۸ سو سال بعد وہ دن آ گیا جس کے بارے میں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو خوشخبری دی تھی.....کہ تم ضرور بضرور قسطنطنیہ فتح کرو گے.....

نہیں ٹلنے والے ..... نہیں مٹنے والے
مدینہ کے دعوے ..... مدینہ کے وعدے
وہی ہو رہا ہے ..... وہی ہو رہے گا
جو فرما چکا ہے ..... مدینہ مدینہ

ایک ضروری بات

ابھی ان شاء اللہ قسطنطنیہ کی فتح کا قصہ مزید چلے گا.....اہل علم کے نزدیک اس شہر کی فتح کے بارے میں.....دو طرح کی احادیث مبارکہ آئی ہیں.....

ایک تو وہ جو اوپر ذکر ہوئی ہے.....اور دوسری وہ جو صحیح مسلم وغیرہ کتب میں ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ.....قرب قیامت میں قسطنطنیہ فتح ہوگا.....اور اس کے فوراً ساتھ ''دجال'' کا ظہور ہو جائے گا.....

کوشش کریں گے کہ آج کی مجلس میں یا آئندہ کبھی.....اس پر بھی بات کی جائے کہ.....قسطنطنیہ کی

فتح.....ایک بار ہے یا دو بار.....پچھلے کالم میں.....کفار کی اس ''تدبیر'' کے بتانے کا وعدہ کیا تھا جس کو بروئے کار لا کر.....وہ مسلمانوں کو اپنا غلام بنائے ہوئے ہیں.....

اس پر بھی بات ہوگی ان شاء اللہ.....مگر یہاں ایک ضروری بات عرض کرنی ہے.....شرحِ صدر کسے کہتے ہیں؟.....لفظی ترجمہ تو ہے، سینے کا کھلنا.....مگر اس کی اصل مراد کیا ہے؟ سینہ تو بظاہر بند ہی رہتا ہے۔ اس کے کھلنے کا کیا مطلب؟.....قرآن مجید نے جگہ جگہ ''شرحِ صدر'' کو بیان فرمایا ہے.....مثلاً حضورِ اقدس ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم اِنعامات کا تذکرہ فرماتے ہوئے.....اِرشاد فرمایا

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ

کیا ہم نے آپ کے لئے.....آپ کا سینہ نہیں کھول دیا.....

حضرے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو جب.....فرعون کی طرف بھیجا جا رہا تھا تو انہوں نے.....اس مشکل اور عظیم کام کی آسانی کے لئے اللہ تعالیٰ سے جو اسباب مانگے اُن میں پہلا.....یہی ''شرحِ صدر'' تھا.....

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ

موسیٰ علیہ السلام نے کہا.....اے میرے رب میرا سینہ کھول دیجئے۔

معلوم ہوا کہ.....شرح صدر بہت ہی عظیم.....اور بہت ہی طاقتور نعمت ہے.....حضور اقدس ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت.....بہت وافر عطا فرمائی.....اور پھر ایمان والوں کے لئے خوشخبری دی کہ.....

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ

اللہ تعالیٰ جس کو بھی ''ہدایت'' دینا چاہتے ہیں اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتے ہیں.....

معلوم ہوا کہ.....ہدایت بھی بغیر شرح صدر کے نہیں ملتی.....یہ موضوع تو بہت مفصل ہے.....مگر اسے آسانی کے ساتھ مختصر طور پر سمجھنے کے لئے سب سے پہلے.....شرح صدر کے لغوی معنی دیکھیں.....

لغت کی کتابوں میں لکھا ہے.....کسی چیز کے لئے ''شرح صدر'' ہونے کا مطلب یہ ہے کہ.....وہ چیز اللہ تعالیٰ کسی کے لئے محبوب بنا دیں، مرغوب بنا دیں.....شرحِ صدر کا معنیٰ دِل کا مطمئن ہونا.....دل کا خوش ہونا.....یعنی جب ہم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کے لئے شرح صدر مانگتے ہیں تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ.....یا اللہ! اس چیز کو مرے دل کی پسند بنا دیجئے.....اسے میرے دِل کا شوق اور مرے دل کی محبت بنا دیجئے.....اور اس

پر میرے دل کو مطمئن، خوش اور راضی فرما دیجئے.....

مگر سوال یہ ہے کہ..... یہ ہوگا کس طرح؟ تو اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے اسکے معنی سمجھا دیئے.....

ان النور اذا دخل الصدر انفسح

نور جب کسی دل میں داخل ہوتا ہے تو وہ دِل کھل جاتا ہے.....

نور یعنی روشنی..... پاور..... بجلی..... مثلاً آپ کے سامنے ایک موبائل فون رکھا ہے..... یہ بند ہے تو..... لوہے اور پلاسٹک کا ایک ٹکڑا ہے۔

آپ اس سے چمچے اور پلیٹ تک کا کام نہیں لے سکتے..... پتھر کی طرح کسی کو اٹھا کر ماریں تو بھی ٹوٹ جاتا ہے..... لیکن جیسے ہی آپ نے اسے کھولا..... یعنی اس میں پاور اور بجلی بٹن دبا کر جاری کر دی تو اب یہ..... ہزاروں میل دور تک کام کر رہا ہے..... ملکوں ملکوں آپ کی آواز پہنچا رہا ہے..... دنیا بھر کی خبریں آپ کو دِکھا اور سنا رہا ہے..... اور معلوم نہیں کیا کچھ کر رہا ہے..... کیونکہ اب اس میں مجازی نور آ گیا..... بس یہی حال سینے کا ہے..... دل کا ہے..... بند پڑا ہے تو بس مکھیاں مار رہا ہے..... چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھا پڑا ہے..... لیکن جب اس میں حقیقی نور نے تجلی فرمائی..... اللہ تعالیٰ نے اس میں نور، روشنی اور پاور عطاء فرمائی تو اب یہ..... بہت کھل گیا..... اب اس میں ہر چیز آ سکتی ہے سما سکتی ہے..... اب یہ اللہ تعالیٰ کو پہچان رہا ہے..... حضرت آقا مدنی ﷺ کو پہچان رہا ہے، دین اسلام کے ہر حکم کو..... خوشی خوشی قبول کر رہا ہے..... حکمت کی ہر بات اسے سمجھ آ رہی ہے..... کیونکہ اب ''شرح صدر'' ہو گیا..... یہ بات ذہن میں آ گئی تو اب ایک اور مثال سمجھیں..... کیا کوئی چیز کسی ظاہری اضافے کے بغیر بھی کھلی ہو سکتی ہے؟..... ایک کمرہ ہے بیس فٹ کا..... یہ تو اب اتنا ہی رہے گا؟..... اسے کھلا کرنا ہے تو اس کی دیواریں گرا کر اس کے ساتھ مزید زمین ملانی پڑے گی..... تو سینہ کس طرح کھلے گا؟..... کوئی اپنے سینے کو مزید بڑا نہیں کر سکتا..... جواب یہ ہے کہ..... بیس فٹ کے کمرے کو مزید زمین ملائے بغیر بھی کھلا کیا جا سکتا ہے..... مثلاً کسی نے آپ کو رہنے کے لئے ایک کمرہ دیا..... آپ گئے تو آپ کو وہ تنگ محسوس ہوا..... پھر آپ نے اس کی صفائی کی..... جالے اتارے..... جو زائد اور کچرا چیزیں وہاں رکھی تھیں ان کو نکال دیا تو اب..... آپ کو وہ کمرہ کھلا لگ رہا ہے..... یہی حال انسان کے سینے کا ہے..... شیطان اس میں فضول گند اور کچرا بھرتا رہتا ہے.....

اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ

قرآن مجید کی آخری سورت میں سمجھایا گیا کہ..... دنیا میں ''خناس'' موجود ہیں..... کچھ جنات اور کچھ انسان..... یہ مسلمانوں کے دل میں وساوس کا کچرا بھرتے رہتے ہیں..... موت کا خوف..... بزدلی..... مال کی محبت..... گندے گندے عشق معشوقیاں..... طرح طرح کے بے کار مشغلے..... جب کسی دل میں یہ چیزیں بھر جائیں تو وہ دل اور سینہ..... بلکہ وہ انسان کتنا چھوٹا..... اور کتنا بے مقصد ہو جاتا ہے؟..... اپنی چھوٹی سی خواہش اور محبت کے پیچھے ذلیل ہوتا ہے..... خودکشی تک کر لیتا ہے..... لیکن اگر..... اس سینے کو پاک کیا جائے..... صاف کیا جائے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے نور کے لئے جگہ بنائی جائے تو اب یہی سینہ..... اور یہی انسان..... پورے عالم کے لئے سوچ رہا ہے..... ساری انسانیت کو فائدہ پہنچا رہا ہے..... اور ایسے ایسے کام کر رہا ہے..... جن کاموں کو عام آدمی سوچ بھی نہیں سکتے.....

یہ دیکھیں..... یہ 857ھ ہے..... یعنی 1453ء..... آج حضور اقدس ﷺ کے غزوہ خندق کے موقع پر فرمائے ہوئے ارشاد کہ تم ضرور قسطنطنیہ فتح کرو گے پر..... تقریباً ساڑھے آٹھ سو سال گذر چکے ہیں..... مگر ایک بائیس سال کا نوجوان..... سلطان محمد ثانی..... اس فرمان پر عمل کرنے کے لئے..... دن رات ایک کئے ہوئے ہیں.....

''شرحِ صدر'' دیکھیں کہ..... اتنی سی عمر میں اسے یقین ہے کہ ہم نے یہ کام ضرور کرنا ہے..... وہ نوجوان تھا..... بہت مضبوط، طاقتور اور خوبصورت..... اس کا سینہ بند ہوتا تو وہ..... اپنی اتنی بڑی سلطنت کے مزوں میں ڈوب جاتا..... اس کے دربار میں..... اس کے لئے خوبصورت ملکاؤں کی کمی نہیں تھی..... اور مشرقی یورپ کا گورا حسن..... بے شمار باندیوں کی شکل میں اس کے آس پاس..... بلکہ اس کے قبضے میں تھا..... وہ بھی چاہتا تو..... ماضی کے اکثر حکمرانوں کی طرح..... طبیبوں سے طاقت کی دوائیاں بنواتا..... اور عیاشیوں میں گم ہو جاتا..... اور پھر مر جاتا..... وہ چاہتا تو دن رات شکار اور تفریحات میں گذارتا..... طرح طرح کے پکوان بنواتا..... اور یاروں دوستوں کی محفل میں..... اپنی زندگی برباد کر دیتا..... اس پر قسطنطنیہ کی سخت اور مشکل مہم کا کوئی دباؤ نہیں تھا..... بلکہ اس کے قریبی ترین لوگ..... اسے ڈرا رہے تھے کہ..... اگر ہم نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا تو..... ہماری یہ سلطنت بھی..... رومی قہر کا نشانہ بن کر ختم ہو جائے گی..... قسطنطنیہ سے

لے کر.....فرانس، اور جرمنی تک.....تمام صلیبی دُنیا کے دِل..... مال اور باز وقسطنطنیہ کی حفاظت کے لئے وقف تھے.....اوراس وقت کا پاپائے روم.....آج کے ''کارٹون پاپا'' کی طرح بے بس نہیں تھا.....بلکہ..... لاکھوں کے لشکر اس کے ایک اشارے پر جنگ میں کود پڑتے تھے.....ایسے حالات میں.....ایک کم عمر مسلمان حکمران کا.....قسطنطنیہ پر حملہ کرنا..... پوری دنیا کی صلیبی طاقتوں کو اپنا دشمن بنانے کے مترادف تھا.....مگر سلطان محمد.....کا سینہ کھل چکا تھا.....سینہ کھل جائے تو خوف اور وسوسے بہت دور بھاگ جاتے ہیں.....آہ ایک اور عظیم ہستی یاد آ گئی.....صدیقین کے امام.....حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ..... جب آپ نے مرتدین سے اور زکوۃ کا انکار کرنے والے نام نہاد مسلمانوں سے.....ایک ساتھ جہاد کا اِرادہ فرمایا تو.....اَہلِ مدینہ اس فیصلے پر حیرت اور پریشانی میں ڈوب گئے.....ظاہری حالات تھے بھی ایسے کہ..... تمام مجاہدین کو اس جنگ میں بھیجنے سے.....خود ریاست مدینہ.....سخت خطرے میں آسکتی تھی.....صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کوئی..... جہاد کا مخالف نہیں تھا..... جہاد تو ان کی رگوں اور دلوں میں بستا تھا.....بس ظاہری حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ.....ایک دم دو محاذوں پر جنگ نہ چھیڑی جائے.....فی الحال ایک محاذ کو لیا جائے.....ساتھ یہ اشکال بھی تھا کہ جو لوگ کلمہ پڑھ رہے ہیں خود کو مسلمان کہہ رہے ہیں ان سے قتال کی بجائے کچھ نرمی کی جائے.....مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنا ''صدیقی نعرہ'' لگا چکے تھے.....

اَیُنْقَصُ الدِّیْنُ وَاَنَا حَیٌّ

کیا دین میں کمی کی جائے اور ابوبکر زندہ ہو..... یہ دو باتیں اکھٹی نہیں ہوسکتیں.....فرمایا کہ.....جو ایک رسی زکوۃ دینے سے بھی منع کرے گا اس سے بھی لڑوں گا.....اور حضرت آقا مدنی ﷺ کا ''خلیفہ'' ہو کر..... حضرت آقا مدنی ﷺ کے دین میں ایک ذرہ برابر کمی برداشت نہیں کروں گا.....خواہ اس میں میری جان چلی جائے یا..... مدینہ بھی ویران ہو جائے.....صحابہ کرام نے.....اپنا موقف سمجھانے کے لئے.....حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو چنا.....حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وارضاہ سے ملاقات کی.....اور صحابہ کرام کا موقف عرض کیا.....مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بہت شدت سے اپنے موقف پر ڈٹے رہے..... بلکہ بعض روایات کے مطابق انہوں نے حضرت فاروق اعظم کو ڈانٹ بھی دیا .....اصل بات اب آرہی ہے.....وہ یہ کہ.....حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... مجھے محسوس

ہوا کہ..... اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے ابوبکر کا شرح صدر فرما دیا ہے..... بس پھر وہ بھی ساتھ ہو گئے..... اور تمام صحابہ کرام بھی..... اور کام بن گیا..... یہ ہے شرح صدر..... ہاں وہی شرح صدر..... جس سے آج مسلم دنیا کے حکمران مکمل طور پر محروم ہیں..... جبکہ عام مسلمانوں میں بھی ..... اس کی بہت کمی ہے.....

مدینہ مدینہ..... ہم مسلمانوں کو..... حکمت اور شرح صدر کے یہ راز سمجھا رہا ہے..... دنیا کے حالات جو بھی ہو جائیں..... شرح صدر کی دولت سے مالا مال..... صرف ایک مسلمان حکمران..... حالات کا دھارا بدل سکتا ہے

یہ حکمت کی بارش ، یہ دانش کے موتی
فراست کے تمغے بھی مل کر رہیں گے
اشارہ جو کر دے ،مدینہ مدینہ
نہ سقراط سمجھے ، نہ بقراط بولے
ارسطو کی حکمت بھی خاموش ہو لے
جھلک جب دکھا دے ، مدینہ مدینہ
شرح صدر ہو تو ، بڑا کام ہو گا
مسلماں کا دنیا میں پھر نام ہو گا
یہ نعمت دِلا دے ، مدینہ مدینہ

معذرت..... بہت سی باتیں رہ گئیں..... بلکہ تقریباً ساری ہی رہ گئیں..... نماز کا وقت ہو گیا ہے..... توفیق ملی تو باقی باتیں اگلی مجلس میں ان شاءاللہ

لا اله الا اللّٰه، لا اله الا اللّٰه ،لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه

اللهم صل علىٰ سيدنا محمد وعلى اٰله وصحبه وبارک وسلم تسليما كثيرا كثيرا
لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه

○.....○.....○

''کہہ دیجئے برابر نہیں علم والے اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے'' (سورۃ الزمر ۹)

اللہ تعالیٰ کے وہ بندے جنہیں علمِ صحیح، علمِ نافع اور اس علم پر عمل کی توفیق ملتی ہے اُن بندوں پر رتبے اور فضیلت میں فائق ہیں جو علم سے محروم یا حاصل شدہ علم پر عمل سے محروم ہیں.....

علم کے ساتھ عمل اور عمل کے ساتھ علم کی شرط کیوں؟

اس لئے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر ثابت ہی نہیں ہوتے.....

علم بغیر عمل کے فضیلت نہیں، وبال ہے.....

اور عمل بغیر علم کے ضلال (گمراہی) ہے۔

O.....O.....O

علم کا حصول فرض ہے.....

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر'' (ابن ماجہ)

حدیث مبارکہ میں جس علم کا سیکھنا فرض قرار دیا گیا اور اوپر مذکور آیت مبارکہ میں جس علم کے حاصل کرنے والے لوگوں کو دوسروں سے افضل قرار دیا گیا.....

اس سے مراد شریعت کا علم ہے.....

یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کا جاننا.....

اس سے دنیا جہان کے تمام علوم مراد نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال اور دعوت ہے.....

علم کا وہ درجہ جس کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے، فرائض کا علم ہے.....

اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو فرض فرمایا.....ان کے بارے میں ضروری معلومات کا حاصل کرنا.....

سب سے پہلا علم ان کی فرضیت کا جاننا ہے۔

نماز، روزہ، زکوۃ، حج، جہاد

قرآن مجید میں ان پانچ اعمال کو فرض بتایا گیا.....

ہر مسلمان اس بات کو جانے.....

دوسرا علم ان سب کے ضروری احکام کا جاننا ہے.....

نماز پڑھنے کا جو انسان مکلّف ہوا وہ یہ جانے.....

کہ

کتنی نمازیں فرض ہیں؟.....

ہر نماز کی کتنی رکعات فرض ہیں؟.....

ہر رکعت میں کیا کیا افعال فرض ہیں؟.....

نماز کے ارکان و شرائط کیا ہیں؟.....

اسی طرح روزے کے احکام.....زکوۃ و حج کے احکام اور جہاد کے وقت اس کے احکام.....

تیسرا علم حرام و حلال کا جاننا ہے.....

تا کہ انسان حرام سے بچ سکے اور ان میں مبتلا ہو کر جہنم کی طرف نہ جائے.....

اللہ تعالیٰ نے کھانے کی کیا کیا چیزیں حرام کی ہیں؟

پینے میں کیا حلال ہے اور کیا حرام؟.....

اعمال میں محرمات کیا کیا ہیں اور اقوال میں کیا کیا؟.....

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ'' (التحریم)

حبر الامۃ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر یوں فرمائی.....

''خود کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ۔ حرام وحلال کا علم حاصل کر کے اور اپنے گھر والوں کو اُن کا علم دے کر، اس لئے کہ جو شخص حرام سے نہیں بچتا وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا ہے'' (اللباب فی شرح الکتاب)

خلاصہ یہ کہ فرائض پر عمل فرض ہے اس لئے ان کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہے.....

حرام سے بچنا اور خود کو جہنم سے بچانا فرض ہے اس لئے محرّمات کا جاننا بھی فرض ہے.....

اور اس فرضیت میں مسلمان مرد وعورتیں.....

عوام وخاص سب برابر ہیں.....

O.....O.....O

اس ضروری حصے سے زائد شریعت کا علم حاصل کرنا.....

احکام کی جزوی تفاصیل کا جاننا.....تاکہ شریعت کے تمام احکام کی حفاظت ہو اور امت کی رہنمائی کی جاسکے۔

واجب علی الکفایہ ہے.....

یعنی مسلمانوں میں اتنے لوگوں کا یہ علوم حاصل کرنا ضروری ہے جو عامۃ المسلمین کی راہنمائی کے لئے کافی ہوسکیں.....

ان کی شرعی الجھنوں کو نمٹا سکیں اور انہیں پیش آمدہ مسائل کا صحیح حل بتا سکیں.....

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''ایسا کیوں نہ ہو کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک گروہ (جہاد کے لئے) نکلا کرے،

تا کہ (جولوگ جہاد میں نہ گئے ہوں) وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے لئے محنت کریں، اور جب ان کی قوم کے لوگ (جو جہاد میں گئے ہیں) ان کے پاس واپس آئیں تو یہ ان کو متنبہ کریں، تا کہ وہ (گناہوں سے) بچ کر رہیں۔'' (سورۃ التوبۃ ۱۲۲)

یہ علوم حاصل کرنے والے لوگ ''علماء'' کہلاتے ہیں.....ان کا بڑا مقام ہے.....

یہ امت کے پیشوا اور سردار ہیں.....

انبیاء کرام علیہم السلام کے ورثاء اور بمنزلہ نائبین کے ہیں.....

مسلمانوں پر ان کا اکرام واعزاز واجب ہے.....

یہ علماء کرام قرآن مجید.....سنت رسول ﷺ .....اجماع امت اور قیاس صحیح سے مسائل کا استنباط کرتے ہیں.....

اور ان اصول کی روشنی میں امت کی راہنمائی کا فریضہ ادا کرتے ہیں.....

تاکید کے ساتھ مسلمانوں کو حکم ہے کہ مسائل میں ان کی طرف رجوع کیا کریں.....

ترجمہ: ''لہذا اگر تمہیں خود علم نہیں ہے تو نصیحت کا علم رکھنے والوں سے پوچھ لو'' (سورۃ الانبیاء ۷)

البتہ ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کر لی جائے.....

نبی کریم ﷺ اس امت کے معلّم اول ہیں.....

''تعلیم یعنی علم'' بانٹنے کو آپکی بعثت کے بنیادی مقاصد میں سے بتایا گیا ہے.....

''ویعلمھم الکتاب'' (البقرۃ)

ترجمہ: اور وہ نبی لوگوں کو کتاب کی تعلیم دیتے ہیں.....

اور آپ ﷺ نے خود بھی فرمایا:

''میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں''

اس لئے علم صحیح وہی ہے جو نبی کریم ﷺ نے امت کو سکھایا.....

اور آپ ﷺ کے شاگردوں یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے امت تک پہنچایا.....

لہٰذا ''عالم'' وہی شخص کہلائے گا جس کا سلسلۂ تعلم نبی کریم ﷺ تک متصل ہو.....

اور اس نے اہل صفہ کی ترتیب پر ''استاذ'' سے علم حاصل کیا ہو.....

وہ شخص جس نے استاذ سے علم حاصل نہیں کیا.....

یا اس کا علم نبی کریم ﷺ کے فرامین کے مطابق نہیں.....

اس کا طریق اہل صفہ اور صحابہ کرام جیسا نہیں.....

اور اس کی سند نبی کریم ﷺ تک متصل نہ ہو.....

وہ نہ عالم ہے اور نہ اس سے علم کا حصول جائز.....

نہ اس سے مسئلے کا حل چاہا جائے اور نہ اس کی تشریحات کو قبول کیا جائے.....

اگرچہ القاب میں کتنا بڑا ''علامہ'' اور ڈگریوں میں کتنا بڑا ''ڈاکٹر'' کیوں نہ ہو.....

علم کا سلسلہ مسجد نبوی سے چلا تھا.....

جس علم کا سلسلہ واپس وہیں نہ لوٹے وہ معتبر نہیں.....

O.....O.....O

علم حاصل کرنا..... بہت فضیلت والا کام ہے.....

طالب علم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہے.....

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات کا محبوب ہے.....

چند روایات ملاحظہ فرمائیں.....

(۱) علماء، انبیاء کے وارث ہیں.....

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ بے شک انبیاء وراثت میں دینار، درہم نہیں چھوڑ گئے، ان کا ورثہ علم ہے، لہٰذا جس نے علم حاصل کیا اس نے کامل حصہ پایا'' (مشکوۃ)

(۲) صاحبِ علم عابد سے افضل.....

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عالم'' کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جس طرح چودھویں کا چاند تمام ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے'' (مشکوۃ)

دوسری روایت میں ہے:

''عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسی میری فضیلت اس شخص پر جو تم میں کم درجے والا ہو'' (مشکوۃ)

(۳) طلب علم کے لئے سفر.....راہ جنت

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے'' (مشکوۃ)

دوسری روایت ہے:

''جو شخص کسی راستے کو (خواہ چھوٹا ہو یا بڑا) علم دین حاصل کرنے کے لئے اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے راستے پر چلاتا ہے'' (مشکوۃ)

اور فرمایا:

''ایک فقیہ شخص، شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بھاری ہے'' (مشکوۃ)

طالبعلم اور معلم کا اعزاز.....

''فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے ہر وہ چیز جو آسمانوں کے اندر ہے (یعنی فرشتے) اور جو زمین کے اوپر ہے (یعنی جن وانس) نے اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں دعائے مغفرت کرتی ہیں'' (مشکوۃ)

اور فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور آسمانوں، کا زمینوں کی تمام مخلوقات، یہاں تک کہ

چیونٹیاں اپنے بل میں اور مچھلیاں پانی میں اس شخص کے لئے دعا کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی (علم دین) سکھاتا ہے۔'' (مشکوۃ)

''علم دین'' چونکہ ذخیرہ آخرت ہے اس لئے اس کے حصول میں نیت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کی ہونا لازم ہے.....

جو شخص اس علم کو دنیوی غرض مثلاً نام ونمود، مال، منصب یا کسی بھی دیگر غرض سے حاصل کرتا ہے اس کا یہ علم اس کے لئے وبال بن جاتا ہے.....

یہی وہ علم ہے جس سے پناہ مانگی گئی ہے.....

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے اس علم کو جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جاتی ہے اس غرض سے سیکھا کہ اس کے ذریعے دنیا کی متاع حاصل کرے تو قیامت کے دن اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہوگی'' (مشکوۃ)

اسی طرح روایات میں ہے کہ جہنم میں سب سے پہلے ڈالے جانے والے تین اشخاص میں سے ایک وہ ہوگا جس نے علم حاصل کیا اور پڑھایا مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ نیت شامل ہوگئی.....

اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں علم نافع عطا فرمائے.....

O.....O.....O

آیئے! بات کا خلاصہ کرتے ہیں.....

(۱) فرائض اسلام کا بنیادی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے.....

جن سے اب تک غفلت ہوئی ہے وہ توبہ کریں اور ترتیب بنائیں.....

مرد کسی عالم دین سے سیکھیں اور گھر کی عورتوں کو خود سکھائیں.....

اور جو مرد اس نیک اور عظیم مقصد کے لئے سفر کر سکتے ہوں وہ بڑا اجر کمائیں.....

علم بھی حاصل کریں اور سفر کا ثواب بھی پائیں.....

مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں پڑھایا جانے والا پندرہ روزہ نصاب ''دورہ اساسیہ''.....

اس ضرورت کو بہترین انداز میں پورا کرتا ہے.....

یہ نہ سمجھیں کہ طلب علم کے لئے سفر کا ثواب اور طلب علم کے فضائل صرف مدارس کے طلبہ کے ساتھ خاص ہیں.....

ایسا نہیں..... بلکہ حصول علم کی نیت سے جو شخص بھی چند قدم چل کر جائے گا وہ یہ سارے فضائل پائے گا.....

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میں آپ سے تشہد سیکھنے کے لئے ملک شام سے آیا ہوں.....

حضرت عمرؓ یہ سن کر رو پڑے اور فرمایا:

''مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے جہنم میں نہ ڈالے گا''.....

(۲) حرام چیزوں کے بارے میں جاننا بھی ضروری ہے.....

کہ اس کے بغیر تقویٰ والی زندگی حاصل نہیں ہوسکتی.....

(۳) علم کے بڑے فضائل ہیں..... ان فضائل کے حصول کے لئے جس قدر زیادہ ہو سکے علم حاصل کرنے کی حرص کی جائے.....

(۴) علماء کرام امت کے پیشوا اور امام ہیں.....

ان کی عزت کی جائے..... اکرام کیا جائے اور ان سے راہنمائی لی جائے.....

(۵) صحیح عالم کی پہچان یہ ہے کہ اس کا علم اور تعلیم نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے طریقے پر ہو.....

وہ امت میں نئی بات پھیلانے والا نہ ہو.....

سلف صالحین کا ناقد نہ ہو.....

اور اپنے علم پر عامل ہو.....

تقویٰ اور ورع کا رنگ اسکی زندگی پر نمایاں ہو.....

ایسے علماء کو پیشوا بنایا جائے.....

(۶) خواتین اپنے گھروں میں باحیاء، باپردہ ترتیب میں فرض علم حاصل کریں.....

خواہ اپنے مردوں سے یا مستند دینی کتب سے.....یا کسی عالمہ سے.....

(۷) علم بغیر عمل کے وبال ہے.....جو بات علم میں آجائے اس پر عمل کی فوری ترتیب بنائی جائے اور اس کے خلاف نہ کیا جائے.....

اور عمل بغیر علم کے ضلال (گمراہی) ہے۔اس لئے ہر عمل سے پہلے اس کا صحیح علم ضرور حاصل کر لیا جائے تاکہ عمل ضائع نہ ہو جائے۔

O.....O.....O

درود شریف کے 10 فوائد

1. .....درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے۔
2. .....حضور اقدس ﷺ پر درود شریف بھیجنا اللہ تعالیٰ کی رضاء کا سبب ہے۔
3. .....درود شریف پڑھنے میں اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے عمل سے موافقت ہے۔
4. .....اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ ہے۔
5. .....حصولِ معرفتِ الٰہی کا زینہ ہے۔
6. .....ایک دفعہ درود شریف پڑھنے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہے۔
7. .....دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔
8. .....دس درجات بلند ہوتے ہیں۔
9. ..... جتنا زیادہ درود شریف پڑھا جائے گا، اسی قدر جنت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت عطاء ہوگی۔
10. ..... خواب میں آقائے دو جہاں ﷺ کے دیدار کی نعمت ملنے کا سبب ہے۔

مصیبت کے وقت پڑھنے جانے والے کلمات

(۱) لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰـهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمُ (صحیح مسلم)

(۲) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِي إِلٰى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (أبوداود)

باب السلام اور باب الصدیق کا قدیم منظر

توسیع جدید سے پہلے (۱۳۹۹ھ)

تعمیر جدید ابتدائی مراحل میں